

فیضانِ مولا علی مُشکل سُکشا

کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم



www.sirat-e-mustaqeem.com

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

فیضانِ مولا علی مشکل کشا کہم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا مُوَدَّ اللّٰہِ

نَوَیْتُ سُنَّتِ الْعِتِّكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن

اُس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

اُف وہ رہ سن گلاخ، آہ! یہ پا شاخ شاخ

اے مرے مشکل کشا! تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتَّبِعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشاہدہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالتَّوَعُّظِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اِتَتْ۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلِ الْفَظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلِّیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَتِ دِلَاوَلں گا ❀ تہتہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حفاظت کا ذمہ بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فانِجِ زِدہ اچھا ہو گیا

ایک مرتبہ امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم اپنے دونوں شہزادوں حضرت سیدنا امام حسن و حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ حرمِ کعبہ میں حاضر تھے کہ دیکھا وہاں ایک شخص خوب رورو کر اپنی حاجت کے لیے دُعا مانگ رہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے حکم دیا کہ اُس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ اُس شخص کی ایک کڑوٹ چونکہ فانِجِ زِدہ تھی لہذا زمین پر گھسٹ کر حاضر ہوا، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے اُس کا واقعہ دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کی: یا اَہِیْدُ الْمُؤْمِنِیْنَ! میں گناہوں کے معاملے میں نہایت بے باک تھا، میرے والدِ مُحْتَرَم جو کہ ایک نیک و صالح مسلمان تھے، مجھے بار بار ٹوکتے اور گناہوں سے روکتے تھے، ایک دِن والدِ ماجد کی نصیحت سے مجھے عُصَّہ آگیا اور میں نے اُن پر ہاتھ اٹھا دیا! میری مار کھا کر وہ رنج و غم میں ڈوبے ہوئے حَرَمِ کعبہ میں آئے اور اُنہوں نے میرے لئے بد دُعا کر دی، اُس دُعا کے اثر سے اچانک میری ایک کڑوٹ پر فانِجِ کا حملہ ہو گیا اور میں زمین پر گھسٹ کر چلنے لگا۔ اس غیبی سزا سے مجھے بڑی عبرت حاصل ہوئی اور میں نے رورو کر والدِ مُحْتَرَم سے معافی مانگی، اُنہوں نے شفقتِ پدری سے مغلوب ہو کر مجھ پر رَحْم کھایا اور مُعاف کر دیا۔ پھر فرمایا: ”بیٹا چل! میں نے جہاں تیرے لیے بد دُعا کی تھی وہیں اب تیرے لئے صحت کی دُعا مانگوں گا۔“ چنانچہ ہم باپ بیٹے اُونٹنی پر سوار ہو کر مکہ مُعَظَّمہ زَادَہَا اللہُ سُرَّۃً فَاوَدَّ تَغْنِیْۃً آ رہے تھے کہ راستے میں یکایک اُونٹنی بدک کر بھاگنے لگی اور میرے والدِ ماجد اُس کی پیٹھ سے گر کر دو (2) چٹانوں کے درمیان وفات پا گئے۔ اب میں اکیلا ہی حرمِ کعبہ میں حاضر ہو کر دِن رات رورو کر خدا تَعَالٰی سے اپنی سندرستی کے لیے دُعا مانگتا رہتا ہوں۔ امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو اُس کی داستانِ عبرت نشان سُن کر اُس پر بڑا رَحْم آیا اور فرمایا: اے شخص! اگر واقعی

تمہارے والد صاحب تم سے راضی ہو گئے تھے تو اطمینان رکھو! اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا، پھر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے چند رُسعت نماز پڑھ کر اُس کیلئے دُعائے صِحّت کی پھر فرمایا: ”قُمْ! یعنی کھڑا ہو!“ یہ سنتے ہی وہ بِلا تَکْلُف اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا۔ (مُلَخَّص از حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۱۲، کراماتِ شیر خدا، ص: ۷)

کیوں نہ مشکل کشا کہوں تم کو
تم نے بگڑی مری بنائی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول
موجود ہیں کہ اُس شخص کو والدین کی نافرمانی اور گناہوں پر ڈٹے رہنے کی کیسی سزا ملی، اُس کی ایک کڑوٹ پر فالج کا حملہ ہو گیا اور وہ زمین پر گھسٹ کر چلنے لگانیز یہ بھی معلوم ہوا کہ والدین کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے بلکہ وہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جو بھی حکم دیں فوراً تعمیل کرنی چاہیے اور اُن کی بددعا سے بھی بچتے رہنا چاہیے اور ہر اُس کام سے اجتناب کرنا چاہیے کہ جس میں والدین کی ناراضی ہو۔ مزید اس حکایت سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی کرامت بھی معلوم ہوئی کہ جب آپ نے اُس شخص کے لئے بارگاہِ الہی میں دُعا کی تو آپ کی دُعائے مُستطاب (مُس۔ ت۔ طاب) بارگاہِ الہی میں فوراً مُستجاب (مقبول) ہوئی اور وہ فالج زدہ شخص جو زمین پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا، دُعائے علی کی برکت سے اُسی وقت صحتیاب ہو کر بلا تَکْلُف چلنے پھرنے لگا۔

بے سبب بخشش ہو میری یہ دُعا فرمائیے
مُصطفیٰ کا واسطہ مولیٰ علی مشکل کشا

(وسائلِ بخشش: ۵۲۳)

صَلِّ اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلِّ عَلٰی الْحَبِیْب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت امیر المؤمنین، مَوْلَى الْمُسْلِمِیْنَ، سَیدِنا عَلِیُّ الرَضِیّ

شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے فضائل و کمالات کے تو کیا کہنے آپ کی تو شان ہی نرالی ہے، آپ صاحبِ سیادت، مُجِبِ آخِرَت، مُجَوَّبِ رَبِّ الْعِزَّت، بابِ مَدِیْنَةُ الْعِلْم اور شہسوارِ میدانِ خطابت تھے، آپ قرآن و سنت سے ثابت ہونے والے مسائل کو نکالنے کی خوب صلاحیت رکھتے، اطاعت گزاروں کے لئے چراغ اور پرہیز گاروں کے دوست تھے، عدل کرنے والوں کے امام اور سب سے بڑھ کر حلم و علم والے تھے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیْہِ اپنے رسالے کراماتِ شیرِ خدا میں آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا تعارف کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ

نام و نسب و خلیہ مبارک

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیدِنا مَوْلِی عَلِی مُشْکِلُ کُشَا شَیْرِ خُدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مکرّم المکرّم زَاہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعَظُّیًا میں پیدا ہوئے۔ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ حضرت سَیدِتنا فاطمہ بنتِ اَسَد رَضِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام ”حیدر“ رکھا، والد نے آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نام ”علی“ رکھا۔ حضورِ پُر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ”اَسَدُ اللّٰہِ“ (اللہ کا شیر) کے لقب سے نوازا، اس کے علاوہ ”مُرْتَضٰی“ (یعنی چُنا ہوا)، ”کَرَار“ (یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)، ”شیرِ خدا“ اور ”مولا مشکل کشا“ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشہور القابات ہیں۔ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مَلِیّ مَدَنِی آقا، میٹھے میٹھے مُضْطَلَعُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۱۲ وغیرہ لمخصا، کراماتِ شیرِ خدا، ص ۱۱) خلیفہ چہارم، جانشینِ رسول، رُوحِ بَنُوْل حضرت سَیدِنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی کُنِیَّت ”ابو الحسن“ اور ”ابو تراب“ ہے۔

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا

جو حیدرِ کرار کہ مولیٰ ہے ہمارا

(حدائقِ بخشش: ص 32)

آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم، شہنشاہِ ابرار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابوطالب کے فرزندِ آرمند ہیں۔ عامُ الفیل کے 30 سال بعد (جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر شریف 30 برس تھی) 13 رَجَبُ الْمُزَجَّب بروزِ جمعۃ المبارک کو پیدا ہوئے۔ مولیٰ مُشْکِلُ کُشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیدتنا فاطمہ بنتِ اسد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم 10 سال کی عمر میں ہی دائرۃ اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور شہنشاہِ بُنَوْتَ، تاجدارِ رسالت، شافعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ تربیت رہے اور تادمِ حیات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امداد و نصرت اور دینِ اسلام کی حمایت میں مصروفِ عمل رہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم مہاجرینِ اوّلین اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہونے اور دیگر خصوصی درجات سے مُشْرِف ہونے کی بناء پر بہت زیادہ ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق وغیرہ تمام اسلامی جنگوں میں اپنی بے پناہ شجاعت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے اور غیر مسلموں کے بڑے بڑے نامور بہادر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے قاہرانہ وار سے واصلِ نار ہوئے۔ (کراماتِ شیرِ خدا ص: ۱۲)

دُشْمَن کا زور بڑھ چلا ہے یا علی مدد!

اب ذوالفقارِ حیدری پھر بے نیام ہو

(وسائلِ بخشش: ص ۳۱۰)

امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد انصار و مہاجرین نے

دستِ بابر گت پر بیعت کر کے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو امیرُ الْمُؤْمِنِینِ مُنْتَخَب کیا اور 4 برس 8 ماہ 9 دن تک مسندِ خلافت پر رونق افروز رہے۔ 17 یا 19 رَمَضَانُ المبارک کو ایک بد بخت کے قاتلانہ حملے سے شدید زخمی ہو گئے اور 21 رَمَضَان شریف یک شنبہ (اتوار) کی رات جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۲، اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۲۸، ۱۳۲، ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۴۰۵، معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۱۰۰ وغیرہ، کراماتِ شیر خدا، ص: ۱۱)

أَصْلِ نَسْلِ صَفَا وَجِبِ وَصَلِ خُدا
بَابِ فَضْلِ وَلَايَتِ پِه لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش: ۳۱۳)

آپ کا قدمُ مبارک نہ زیادہ لمبا اور نہ زیادہ چھوٹا تھا بلکہ آپ میانہ قامت تھے، آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور چہرہ مبارک انتہائی خوبصورت تھا جیسے چودھویں کا چاند۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ کی ہتھیلیاں اور کندھوں کی ہڈیاں بھاری تھیں اور آپ کی گردن مبارک چاندی کی صراحی جیسی تھی، آپ کے سر مبارک پر بال پیشانی پر نہیں بلکہ پیچھے کی طرف تھے، آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی جس کا ہر بال بغیر خضاب کے سیاہ تھا۔ آپ کے بازو اور ہاتھ سخت مضبوط تھے۔ (الریاض النضرۃ، ج ۳، ص ۱۰۷-۱۰۸)

مر تَضٰی شیر خُدا! مَرَحِب کُشا! خَیبر کُشا!
سَرور! لَشکر کُشا! مُشکل کُشا! امداد کن!

(حدائقِ بخشش: ۳۲۳)

شیر خدا کا بچپن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مولیٰ علی مُشکل کُشا، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کا

بچپن دیکھیں تو وہ بھی بے نظیر و بے مثال تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بچپن ہی سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہ کر تربیت حاصل فرماتے۔ رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کفالت فرمائی، بچپن ہی میں اسلام لائے، چھوٹی سی عمر میں نیکی کی دعوت میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا اور اس راہ میں آنے والی رکاوٹیں آپ کی تربیت کا حصّہ بنیں۔ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک بچپن کا ایک خوب صورت گوشہ ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

شیرِ خدا کی پہلی غذا:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا فاطمہ بنتِ اسد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیان ہے امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب پیدا ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کا نام علی رکھا اور اپنا لعاب آپ کے منہ میں ڈالا اور اپنی زبان انہیں چوسنے کے لئے دی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم زبانِ مبارک کو چوستے ہوئے نیند کی آغوش میں چلے گئے، جب اگلادین آیا تو ہم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دودھ پلانے کے لئے ایک دانی کو بلایا، لیکن آپ نے دودھ نہیں پیا، جب اس بات کی خبر رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تشریف لا کر اپنی زبانِ اطہر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دہن میں ڈالی، حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم زبانِ اقدس کو چوسنے لگے، چوستے ہوئے پھر نیند کی آغوش میں چلے گئے، پس جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا اُسی طرح کا معاملہ ہوتا رہا۔ (السیرۃ الحلبيہ، ج ۱، ص ۳۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ

الکَرِیْم کی کیا شان ہے کہ سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی زبانِ مبارک اُن کے دہن میں ڈال کر برکتوں سے مستفیض فرما رہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات

بابرکت کی عظمت و رفعت بتانے کیلئے مختلف مواقع پر آیاتِ مبارکہ نازل فرمائیں۔ چنانچہ

مومنوں کے مولیٰ کون؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

قَالَ اللَّهُ هُوَ مَوْلَاهُ وَجَبْرِئِلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ①

(پ ۲۸، التحريم: ۳۰)

تَرْجَمَہ کنز الایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے
اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد
فرشتے مدد پر ہیں۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضرت اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ صَلَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ سے مراد حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ ایسے ہی حضرت ابو جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے لوگوں یہ (یعنی حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم) صَلَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ہیں۔

(روح المعانی، ج ۲۸، ص ۳۸۲)

مسلمانو! رَسُوْلُ اللہ کی اُلْفَت اگر چاہو

کرو اس کی غلامی جس کا ہر مومن بندہ ہوا

(دیوانِ سالک: ۳۰ از رسائلِ نغمیہ)

علی کی شانِ یگانہ:

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے

ہیں: سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب اغنیاء (مالداروں) نے عَرَض و معروض کا سلسلہ

دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے عمل کیا، ایک (1) دینار صدقہ کر کے کچھ مسائل دریافت کئے، عرض کیا یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وفا کیا ہے؟ فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا۔ عرض کیا، فساد کیا ہے؟ فرمایا کفر و شرک۔ عرض کیا حق کیا ہے؟ فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے۔ عرض کیا مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی طاعت۔ عرض کیا! اللہ تعالیٰ سے کیسے دُعا مانگوں؟ فرمایا: صدق و یقین کے ساتھ۔ عرض کیا، کیا مانگوں؟ فرمایا: عاقبت (یعنی آخرت)۔ عرض کیا! اپنی نجات کے لئے کیا کروں؟ فرمایا علال کھاؤ اور سچ بولو۔ عرض کیا سُرو کیا ہے؟ فرمایا: جنت۔ عرض کیا راحت کیا ہے؟ فرمایا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار۔ جب حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم ان سُوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رُحْصَت نازل ہوئی، سوائے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے اور کسی کو اس (آیت) پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

وہ آیت مبارکہ یہ ہے:

<p>تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاِيْمَان: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔</p>	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ ۖ</p> <p>(پ ۲۸، المجادلة: ۱۲)</p>
--	---

شانِ علی احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن پاک کی مختلف آیاتِ مبارکہ سے ہم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کی شان و عظمت سماعت کی۔ اس کے علاوہ متعدد احادیثِ مبارکہ میں نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی جو شان بیان فرمائی ہے آئیے! ان میں سے چند

فرامینِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنَّتے ہیں۔ چنانچہ

(1) سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَضْرَتِ عَلی سے فرمایا: اَنْتَ مَعِيَ بِبَنْدِکَہٗ ہَارُونَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا یَبِیُّ بَعْدِی، یعنی تُو میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ (عَلِیْہِ السَّلَام) کے نزدیک ہارون (عَلِیْہِ

السَّلَام) کا مقام تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم، ص: ۱۳۱۰، حدیث: ۲۴۰۴)

(2) عَلِی مَعِيَ بِبَنْدِکَہٗ رَاسُوں مِنْ بَدِکِ، یعنی عَلی کا تَعَلُّقُ مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا میرے سر کا تَعَلُّقُ میرے جِسم سے ہے۔ (کنز العمال، ۶/۲۷۷، حدیث: ۳۲۹۱۱)

(3) اَنَّا دَارُ الْحِکْمَہِ وَعَلِیُّ بَابُہَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور عَلی اس کا دروازہ ہیں۔ (ترمذی، ص: ۴۰۲، حدیث: ۳۷۴۳)

ایک ذرہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے

اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکل کشا!

(وسائلِ بخشش: ۵۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفیٰ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی کیسی شان بیان فرمائی ہے۔ اتنے انعامات و اکرامات کے علاوہ بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے شمار خوبیاں

عطا فرمائی ہیں، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بے شک قرآنِ مجید سات (7) حروف (لغوتوں) پر اُتر ہے اور ان میں سے ہر حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم ایسے عالم ہیں جن کے پاس ظاہر و باطن دونوں کا علم ہے۔

(تاریخِ مدینہ دمشق لابن عساکر، ج ۴۲، ص ۴۰۰)

اسی طرح امیر المؤمنین، امام العادلین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو تین (3) ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے ایک (1) بھی مجھے نصیب ہو جاتی تو وہ میرے نزدیک سُرخ اُونٹوں سے بھی محبوب تر ہوتی۔ صحابہ کرام نے پوچھا: وہ تین (3) فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: (۱) اللہ عزوجل کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کے نکاح میں دیا (۲) ان کی رہائش رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مسجد النبی الشریف میں تھی اور ان کے لئے مسجد میں وہ کچھ حلال تھا جو انہیں کا حصہ ہے اور (۳) غزوہ خیبر میں ان کو پرچم اسلام عطا فرمایا گیا۔ (مسند رک ج ۴ ص ۹۴ حدیث ۴۶۸۹) سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ حضرت علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت ابی بن کعب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ج ۸، ص ۶، ج ۲۱۱۴۳، کرامات شیر خدا، ص ۲۲)

بیاں کس منہ سے ہو اس مجمع البحرین کا رتبہ

جو مرکز ہے شریعت کا طریقت کا ہے سرچشمہ

(دیوان سالک، ص ۳۰، از رسائل نعیمیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا مولیٰ مشکل کشا، علی المرتضیٰ، شہیدِ خدا اکرم اللہ

تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی شان کے بھی کیا کہنے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم بھی ان کی خصوصیات پر رشک فرماتے ہیں، یہاں ایک مسئلہ بیان کرنا ضروری ہے کہ فضائل و مراتب کے اعتبار سے مسلکِ حق اہلسنت و جماعت کے نزدیک خلفائے راشدین میں ایک ترتیب ہے جس کو بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام صحابہ کرام اعلیٰ و اذنی (اور ان میں اذنی کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، بعد انبیاء و مرسلین، تمام

مخلوقاتِ الہی انس و جن و ملک (یعنی انسانوں، جنوں اور فرشتوں) سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر عمر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو۔
(ملخص از بہار شریعت ج ۱ ص ۲۴۱ تا ۲۵۳) کرامات شیر خدا، ص: ۲۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تمام ہی خلفائے راشدین پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور آپ کے نورِ نظر تھے اور سب کے ہی فضائل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ فقیہ اُمت حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَأَبُوبَكْرٍ أَسَاسُهَا وَعُمَرُ حِيطَانُهَا وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا وَعَلِيٌّ بَابُهَا“ یعنی میں علم کا شہر ہوں، ابو بکر اس کی بنیاد، عمر اس کی دیوار، عثمان اُس کی چھت اور علی اس کا دروازہ ہیں۔“ (مسند الفردوس ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۱۰۸، کرامات شیر خدا، ص: ۲۴)

ترے چاروں ہدم ہیں یک جان یک دل
ابو بکر فاروق عثمان علی ہے

(حدائق بخشش شریف، ص ۱۸۸)

مَحَبَّتِ عَلِي کا تقاضا

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کرام اللہ تعالیٰ وجہ النکیم نے فرمایا: رسولِ کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابو بکر و عمر ہیں پھر فرمایا: ”لَا يَجْتَنِبُ حَبِيئِي وَبُغْضُ ابْنِي بَكْرٍ وَعَمْرُقِ قَلْبِ مُؤْمِنٍ“ یعنی میری محبت اور (شیخینِ کربیین) ابو بکر و عمر کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا۔“ (۱) لَتَحْمُ الْأَوْدَاطُ لِلظَّهْرَانِي ج ۳ ص ۷۹ حدیث ۳۹۲۰ (کرامات شیر خدا، ص: ۲۵) سُبْحَنَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ! گویا کہ مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم خود فرما رہے ہیں کہ اگر مجھ سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے تو شیعینِ کریمین سے بھی محبت کرنا ہوگی ورنہ میری محبت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ کتنے پیارے اور دل نشین انداز میں بصورتِ شعر مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کا مرتبہ بیان فرماتے ہیں کہ

بعدِ خُلَفَاءِ ثَلَاثَ سَبِّ صَحَابَہ سے بڑا

آپ کو رُتَبہ بِلا مَوٰلٰی علی مُشْکِلُ کُشَا

(وسائلِ بخشش، ص: ۵۲۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام خُلَفائے عظام اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آجَمَعِیْن سے محبت کرنے اور ان کا ادب و احترام بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاۃ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے رغبتی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم مال و دولت سے دُور رہتے اور دُنیا سے سخت نفرت کیا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ابنِ نَبَاج حاضر ہوا اور عرض کی یا امیرِ المومنین اِس وقت بیتُ المال سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے، آپ نے اللہ اُنْجَبَہ کہا اور کھڑے ہو کر بیتُ المال تشریف لے گئے اور فرمایا! اے ابنِ نَبَاج! میرے پاس کوفہ والوں کو لاؤ، لوگوں میں اعلان کر دیا گیا، پھر آپ نے بیتُ المال کا سارا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا اور حالت یہ تھی کہ مال تقسیم فرماتے جاتے اور کہتے جاتے اے سونا اے چاندی میرے پاس سے چلا جا

ہائے افسوس ہائے افسوس۔ حتیٰ کہ کوئی درہم و دینار نہ بچا، پھر بیت المال میں پانی کے چھڑکاؤ کا حکم دیا اور اُس جگہ دور کھت نماز ادا فرمائی۔ (فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۵۳۱ ح ۸۸۴: تصرف، اللہ والوں کی باتیں، ص: ۱۶۸)

دل سے دنیا کی مَحَبَّت دُور کر کے یا علی!
دیدو عشقِ مصطفیٰ مولیٰ علی مشکل کشا!
(وسائلِ بخشش: ۵۲۳)

بن مانگے عطا فرمانے والے

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جَب مجھ سے کسی نے کچھ مانگا تو میں نے اُسے عطا کیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بن مانگے دے دیا۔ (اکمال فی الضعفاء الرجال لابن عدی الرق ۷۵، ج ۴، ص ۳۳۳، اللہ والوں کی باتیں، ص: ۱۴۹)

بھیک لینے کے لئے دربار میں مگلتا ترا
لے کے کشکول آگیا مولیٰ علی مُشکل کشا

(وسائلِ بخشش، ص: ۵۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! یہ ہے حضرت سیدنا مولیٰ علی مُشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی دنیا سے بے رغبتی اور جُود و سخاوت کا عالم کہ اپنے پاس کچھ بھی رکھنا پسند نہ فرماتے بلکہ سب کچھ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی راہ میں قربان کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی پیروی میں زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنا چاہئے۔ صدقہ و خیرات کا جذبہ بڑھانے کیلئے اس ضمن میں تین (۳) فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے۔

(۱) صُبحِ سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

(شُعَبُ الْإِيمَان، باب فی الزکاۃ، التحرِیض علی صدقۃ التطوع، الحدیث: ۳۳۵۳، ج ۳، ص ۲۱۲)

(2) بے شک مسلمان کا صدقہ عُمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی برگت سے

صدقہ دینے والے سے تکبر و تفاخر دور کر دیتا ہے۔ (البعث الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۳۱، ج ۱، ص ۲۲)

(3) رَبِّ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنا خزانہ (صدقہ کر کے) میرے سپرد کر دے، نہ جلے گا نہ

ڈوبے گا اور نہ چوری ہوگا، تیری شدید حاجت کے وقت (بروزِ قیامت) تجھے لوٹاؤں گا۔ (الترغیب

والترہیب، کتاب الصدقات، الترغیب فی الصدقۃ والحث علیہا... إلخ، الحدیث: ۳۰، ج ۲، ص ۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ

صدقہ و خیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے صدقہ میٹل پھر اس پاک و ستھرے کو روا کیوں ہو

کہ دنیا کھا رہی ہے جس کی آلِ پاک کا صدقہ

(دیوانِ سالک، ص ۳۱، از رسائلِ نعیمیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیر خدا کی خداداد خوبیاں

ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیرِ معاویہ بن سُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت سیدنا ضرار رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا "میرے سامنے حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان

کرو۔" تو حضرت سیدنا ضرار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یوں اوصاف بیان فرمانے لگے کہ امیرِ المؤمنین حضرت

سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے عِلْم و عرفان کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ

الْکَرِیْم، اللہُ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے اور اس کے دین کی حمایت میں مضبوط ارادے رکھتے، فیصلہ کن بات

کرتے اور انتہائی عدل و انصاف سے کام لیتے، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی ذات منجِ علم و حکمت تھی، جب کلام کرتے تو دہن مبارک سے حکمت و دانائی کے پھول جھڑتے، دنیا اور اس کی رنگینیوں سے وحشت کھاتے، رات کے اندھیرے میں (عبادتِ الہی سے) مسرور ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم بہت زیادہ رونے والے، دُور اندیش اور غمزدہ تھے، اپنے نفس کا محاسبہ کرتے، گھر در اور موٹا لباس پسند فرماتے اور موٹی روٹی کھاتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رُعب و دبذبہ ایسا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے کلام کرتے ہوئے ڈرتا تھا، حالانکہ جب ہم حاضر ہوتے تو ملنے میں آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم خود پہل کرتے اور جب ہم سوال کرتے تو جواب ارشاد فرماتے اور ہماری دُغوت قبول فرماتے، جب مسکراتے تو دندانِ مبارک ایسے معلوم ہوتے جیسے موتیوں کی لڑی، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم پر ہیزگاروں کا احترام کرتے، مسکینوں سے محبت فرماتے، کسی طاقتور یا صاحبِ ثروت کو اس کی باطل آرزو میں اُمید نہ دلاتے، کوئی بھی کمزور شخص آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی عدالت سے مایوس نہ ہوتا بلکہ اُسے اُمید ہوتی کہ مجھے یہاں انصاف ضرور ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے دیکھا کہ جب رات آتی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر زار و قطار روتے اور زخمی شخص کی طرح تڑپتے، میں نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے دنیا! آیا تو نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے یا ابھی تک میری مشتاق ہے؟ اے دھوکے باز دنیا! جا، تو کسی اور کو دھوکہ دے، میں تجھے 3 طلاقیں دے چکا ہوں، اب اس میں ہر گز رجوع نہیں۔ تیری عمر بہت کم ہے اور تیری آسائشیں اور نعمتیں انتہائی حقیر ہیں اور تیرے نقصانات بہت زیادہ ہیں، ہائے! سفرِ (آخرت) نہایت طویل ہے، زادِ راہ بہت قلیل اور راستہ انتہائی خطرناک اور پیچ دار ہے، یہ سن کر حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، حتیٰ کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور وہاں موجود لوگ بھی زار و قطار رونے لگے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اُبُو

الحسن (حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کرامت اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) پر رحم فرمائے، اللہ عزوجل کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔ (کرامات شیر خدا، ص ۳۹) (عیون الحکایات، ص ۲۵)

ایک بار آنکھیں عطا ہوں دل کی سختی دور ہو

دیجئے خوفِ خدا مولا علی مشکل کشا!

پیکرِ جود و سخا تو میں فقیر و بے نوا

تو ہے داتا میں گدا مولا علی مشکل کشا!

(وسائل بخشش، ص ۵۲۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

شیر خدا کا عشقِ مصطفیٰ

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کرامت اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا دل عشقِ رسول کی

عظیم دولت سے سرشار تھا۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک سرکار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ

مبارکہ کائنات کی ہر شے سے عزیز تر تھی۔ چنانچہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ

کو نبی کریم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کتنی محبت ہے؟ فرمایا: خدا کی قسم! حضورِ اکرم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ ہمارے نزدیک اپنے مال و آل، والدین اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر

محبوب ہیں۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فیما روی عن السلف والائمة، الجزء الثانی، ص ۲۲، کرامات

شیر خدا، ص ۳۹)

پیکرِ خوفِ خدا اے عاشقِ خیر الوری

تم سے راضی کبریا مولا علی مشکل کشا!

(وسائل بخشش: ۵۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے جب پوچھا گیا کہ آپ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر محبت کرتے ہیں، تو آپ نے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ہمارے نزدیک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہمارے مال، اولاد اور ماں باپ سے بڑھ کر محبوب ترین ہے۔ یقیناً مومنِ کامل اور ایک عاشقِ رسول کی یہی پہچان ہوتی ہے کہ اسے اپنے قریبی رشتہ داروں، گھر والوں، بال بچوں اور اپنی جان سے بھی زیادہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت ہوتی ہے کیونکہ اپنی جان تو سب کو محبوب ہوتی ہے لیکن جو سچے عاشقِ رسول ہوتے ہیں وہ محبوب کے نام پر جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتے اور اپنی ذات پر اپنے حبیب کو مقدم جانتے ہیں آج ہم بھی عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن یاد رکھئے! عشقِ رسول کی ایک علامت اطاعتِ رسول بھی ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ میں محبت کی یہ علامت کامل طور پر موجود تھی، یہ حضرات ہر ہر معاملے میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کو لازم جانتے تھے، یہاں تک کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کام کو کیا اور اُسے کرنے کا حکم نہیں دیا، یہ نفوسِ قدسیہ عِشْق و محبت میں اُس کام کو بھی سعادت سمجھتے ہوئے بجالاتے تھے جبکہ آہ ایک طرف ہم ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں، حالانکہ سنت میں حکمت اور ہمارے لیے باعثِ رحمت ہے۔ اس پُر فتن دور میں طرح طرح کی سُنتیں سیکھنے اور عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے خوب خوب سُنتیں سیکھ کر عمل کا جذبہ پاسکتے ہیں۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو

فیضانِ مولا علی مشکل کشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم

سکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
ختم ہوں شامیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرامینِ شیر خدا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے علم و حکمت سے بھرپور ایسے ایسے نصیحت آموز مدنی پھول ارشاد فرمائے ہیں کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی ہمارا مقدر بن سکتی ہے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: "حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے ایسے کلمات ارشاد فرمائے کہ اگر لوگ ان پر عمل کریں تو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو جائیں اور کبھی بھی غلط حرکات نہ کریں۔" لوگوں نے عرض کی: "اے امیر المؤمنین! وہ کون سے کلمات ہیں؟" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "وہ نصیحت آموز کلمات یہ ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

(۱) تو اپنے مسلمان بھائی کی پسند کا خیال رکھ، اُس کے ساتھ بھلائی کر۔ پھر تجھے بھی اُس کی طرف سے تیری پسندیدہ چیز ہی ملے گی۔

(۲) کبھی بھی کسی مسلمان بھائی کے کلام میں بدگمانی نہ کر (یعنی ہمیشہ اچھا پہلو تلاش کر) تجھے ضرور اس کے کلام میں کوئی اچھی بات مل جائے گی۔

(۳) جب تیرے سامنے دو کام ہوں تو اُس کام میں ہرگز نہ پڑ جس میں نفس کی پیروی کرنا پڑے، کیونکہ

نفس کی پیروی میں سراسر نقصان ہے۔

(۴) جب کبھی تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی کسی حاجت میں حاجت بر آری چاہتا ہو تو دعا سے پہلے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھ۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر بہت لطف و کرم فرماتا ہے جو اُس سے اپنی حاجتیں طلب کرے۔ پھر اگر کوئی شخص اللہ رَبُّ الْعَزَّوَجَلَّ سے دو چیزیں مانگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے وہ چیز عطا فرماتا ہے جو اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے اور جو نقصان دہ ہو اُسے بندے سے روک لیتا ہے۔

(۵) جو شخص یہ چاہے کہ ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہے تو اُسے چاہیے کہ صبر کو اپنا شعار بنالے اور ہر مُصِیبت پر صبر کرے۔

(۶) اور جو شخص دُنوی زندگی (میں طوالت) کا خواہش مند ہو تو اُسے چاہیے کہ مَصائب کے لئے تیار ہو جائے۔

(۷) جو شخص یہ چاہے کہ اس کا وقار و عزت برقرار رہے تو اُسے چاہیے کہ ریاکاری سے بچے۔

(۸) جس بات سے تیرا تعلق نہ ہو خواہ مخواہ اس کے بارے میں سوال نہ کر۔

(۹) بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جان اور فُرصت کے لحاظ سے بھرپور فائدہ اٹھا، ورنہ غم و پریشانی کا سامنا ہو گا۔

(۱۰) استقامت آدھی کامیابی ہے، جیسا کہ غم آدھا بُڑھاپا۔

(۱۱) جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اُسے چھوڑ دے کیونکہ اُس کو چھوڑ دینے ہی میں تیری سلامتی ہے۔

(عیون الحکایات، ص: ۱۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ فرامین ایسے جامع اور حکمت آموز ہیں کہ اگر کوئی

شخص ان پر عمل کر لے تو وہ دارین (یعنی دنیا و آخرت) کی سعادتوں سے مالا مال ہو جائے، اسے دین و دنیا کے کسی معاملے میں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، ان کلمات میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شہید خدا اکرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ہمیں زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ بتا دیا ہے کہ اگر اس طرح زندگی گزارو گے تو بہت جلد ترقی و کامیابی کی دولت اور اللہ عزوجل کی رضا نصیب ہوگی۔ اگر آپ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام کے احوال کے ساتھ ساتھ ان کے نصیحت آموز اقوال اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی پھول سمیٹنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 324 صفحات پر مشتمل کتاب بنام ”152 رحمت بھری حکایات“ کا مطالعہ فرمائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں 92 بزرگوں کے مختصر حالات، مغفرت کے واقعات اور بے شمار فرامین موجود ہیں۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ خود بھی اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں، یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کی جاسکتی ہے، پڑھی (Read) بھی جاسکتی ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جاسکتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا فیضان آپ پر بھی جاری ہو جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار

کرتا ہوں۔

ناچ رنگ اور شراب کا عادی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں نہ صرف گناہوں کے دلدل میں نہایت بُری طرح پھنسا ہوا تھا بلکہ میرے عقائد بھی دُرست نہ تھے۔ نمازوں سے اس قدر غافل تھا کہ عید کی نماز بھی پڑھنا نصیب نہ ہوئی۔ رَمَضانُ المبارک میں تمام مُسلمان روزہ رکھتے مگر بد قسمتی سے میں اس سَعَادَت سے محروم تھا۔ دِن میں ایک دُکان پر ملازمت کرتا لیکن رات بھر چَرس اور شراب کے نشے میں دُھت رہتا۔ ٹی وی پر فلمیں ڈرامے دیکھتا اور بد نگاہی کر کے اپنے نامہ اعمال میں گناہوں کا اضافہ کرتا۔ شادیوں میں ناچ گانے کا شوقین تھا۔ ظلمتِ عصیاں (گناہوں کی تاریکی) سے نکلنے کا سبب یہ ہوا کہ ہماری دُکان کے سامنے چند اسلامی بھائی فیضانِ سنت سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار میں بھی رسمی طور پر اس میں شرکت کر لیتا تھا۔ وہ بار بار مجھے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے مگر میں ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتا۔ ایک روز اُن کی مَنّت و سَاجت پر میں نے اجتماع میں شرکت کی ہامی بھر لی اور اجتماع میں حاضر ہو گیا۔ جب وہاں پہنچا تو اجتماع میں ہونے والے بیان، ذکر، نعت اور رِقّت انگیز دعا نے مجھے متاثر کر دیا، اس کے بعد میری زندگی یکسر بدل گئی۔ چرس، شراب نوشی اور ناچ گانوں سے توبہ کر لی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے والا بن گیا۔ مجھ جیسے گناہوں میں لتھڑے ہوئے شخص نے مدنی قافلوں میں سَفَر کی برکت سے دین کے اہم مسائل بھی سیکھ لئے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنت (داڑھی شریف) بھی سجالی۔ مدنی ماحول کی برکت سے میرے بُرے عقیدے کی بھی اصلاح ہو گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مدنی قافلے کی برکت سے مجھ جیسا ناچ رنگ کا دلدادہ، چرس اور شراب کا عادی سنتوں کا پیکر بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں

اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج ۹ ص ۳۲۳)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”عمامہ شریف“ کے نو (9) حُرُوف کی نسبت سے عمامے کے 9 مدنی پھول

آئیے! عمامہ سے متعلق مدنی پھول سنتے ہیں:

دو (2) فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۱) عمامے کے ساتھ دو رکعت نماز بغیر عمامے کی 70

رکعتوں سے افضل ہیں (الْفَرْدُوسُ بِمَثَوْرِ الْخَطَّابِ ج ۲ ص ۲۶۵ حدیث ۳۲۳۳) (۲) عمامے کے ساتھ نماز

دس ہزار (10000) نیکی کے برابر ہے (ایضاً ج ۲ ص ۲۰۶ حدیث ۳۸۰۵، فتاویٰ رضویہ مخزنہ ج ۶ ص ۲۱۳) (۳) عمامہ

قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھے (شَفِّ الْاِلْتِبَاسِ فِی اسْتِحْبَابِ الْبَاسِ ص ۳۸) (۴) عمامے میں سنت یہ ہے کہ ڈھائی

گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۸۶) (۵) رومال

اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور (۶) چھوٹا رومال جس سے صرف

دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاویٰ رضویہ مخزنہ ج ۷ ص ۲۹۹) (۷) عمامے کو جب از سر نو باندھنا

ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے (مالگیری ج ۵ ص ۳۳۰) (۸)

اگر ضرورتاً تار اور دوبارہ باندھنے کی نیت ہوئی تو ایک (1) ایک (1) پیچ کھولنے پر ایک (1) ایک (1)

گناہ مٹایا جائے گا (لُفَّسَ از فتاویٰ رضویہ، مَحْرَج ۶ ص ۲۱۴) عمامے کے طبعی فوائد ملاحظہ ہوں: (۹) ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اس سے نہ صرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی متاثر ہوتا ہے اور صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہذا اتباعِ سنت کی نیت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیت ہے۔

ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ھَدِیَّةً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے	رحمتیں	قافلے	میں	چلو
ہوں	گی	حل	مشکلیں	قافلے
میں	چلو			
سیکھنے	سنتیں	قافلے	میں	چلو
ختم	ہوں	شاتیں	قافلے	میں
				چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں

شبِ جمعہ کا درود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِیِّ
اَلْقُدِّرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گاموت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۰۱ المخصّص)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَوَلَدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ ص ۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِجِ ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰)

(5) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِكَ وَامْرُؤًا مِلْكِ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۲۹)

(6) قُربِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)

(7) دُرودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہٗ الْبَقْعَدَ الْبَقْرَبِ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافعِ اَحمَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے جو شخص یوں دُرود پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)